سوتیلی ماں اور اولاد

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سوتیلی ماں اور اولاد

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہِ علم و حکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

سوتیلی ماں اور اولاد

اہتمام ———— محمد مجیب

اشاعت اول ———— رجب ۱۴۲۹ھ

حالیہ اشاعت ———— ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

قیمت ———— 30/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ [illegible] پلازہ [illegible] روڈ لاہور
042-35717642-3,0300-8880450

6GL [illegible] روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

شاپ نمبر [illegible] F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

[illegible] G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں

اردو میں ماں' سنسکرت میں ماتا' فارسی میں مادر' انگلش میں Mother اور ام اللسان عربی میں 'ام' ایک ایسے مجسم ایثار' وفا' محبت' شفقت' رافت' خلوص' احسان اور وسعتِ رحمت کا نام ہے جس کا ہم مثال' ہم نام' اور ہم مقام رشتہ دنیا میں کہیں موجود ہے نہ ہو سکے گا۔

کتاب اللہ نے جو عظمت' احترام' علوِ مرتبت اور انفرادیتِ اس رشتے کو عطا کی ہے اس پر افضل المرسلین' خاتم النبیین ﷺ کے فرمان مہرِ تصدیق ثبت کر چکے ہیں' دنیا کے تمام مفکر' فلسفی' دانشور' مذہبی راہنما غرض سب کی یکساں شہادت ہے کہ اِم محترم اپنے مقام' اپنے نام اور اپنے رشتہ میں واقعی بے مثال ہے۔

انسان اس دنیا میں آنکھ کھولتے ہی جسے دیکھتا ہے' جس کی موجودگی کو محسوس کرتا ہے' جس کی شفیق گود میں میٹھی نیند کے مزے لیتا ہے' جس کی باہوں کے گہوارے میں جھولتا ہے' جس کی آواز کا زیرو بم اسے ملکوتی نغمات سے بھی کہیں زیادہ دل ربا محسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے' جس کے سینے سے وہ چمٹ کر غذائیت حاصل کرتا ہے...... کچھ نہ جانتے ہوئے بھی...... کچھ نہ سمجھتے ہوئے بھی...... بچہ جس ہستی کو ہمہ وقت اپنی نگہداشت کے لیے کمر بستہ دیکھتا ہے' جس سے جب چاہے' جیسے چاہے معصوم اشاروں سے مدّعا سمجھا کر اپنا کام کرواتا ہے' بچہ جس کی نظروں میں بے پناہ محبت اور شفقت کا سمندر دیکھتا ہے۔ وہ یہی محترم ذاتِ گرامی ہے۔

ماں ایک ایسی ہستی ہے جو کبھی بھی ایک لمحے کے لیے بھی اپنے بچے کو فراموش کرتی ہے، نہ دھتکارتی ہے، اگر بالفرض کسی وقت مجبوراً ایسا ہو بھی جائے تو موقع ملتے ہی اس کا ازالہ پہلے سے کہیں زیادہ محبت اور شفقت کے ساتھ کرتی ہے۔

ماں ایک ایسا شجرِ سایہ دار ہے جہاں کیا بچہ' کیا بوڑھا' کیا جوان ہر عمر میں تپتی جھلستی دھوپ سے گھبرا کر اس کے نیچے آ کر ٹھنڈک پاتا ہے۔

ماں جس کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اولاد کے سکون و آرام کے لیے درخواست گزار رہتی ہیں...... ماں ایک حقیقت ہے' ایک دولت ہے' ایک نعمت ہے...... لیکن کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جلد یا بدیر یہ نعمت انسان سے واپس لے لی جاتی ہے......

☆سوتیلی ماں

ہر انسان واپس جانے کے لیے ہی اس دنیا میں آیا ہے' اس قانون کے تحت اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجسم شفقت' بے مثال نعمت کو بھی واپس ہونا ہی ہوتا ہے..... جب یہ نعمت اس وقت جدا ہوتی ہے جب کہ انسان کو اس کی گود..... اس کے بازو..... اس کے سینے کی ٹھنڈک..... اس کی آواز کی مٹھاس..... اس کے جذبات کی حرارت..... اس کے فریضہ نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے' اس وقت اس کی دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔

انسان ایک دم بے آسرا' لٹا پٹا سا' بکھرا بکھرا سا' خالی خالی سا اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے۔ اس نعمت کی واپسی پر اولاد پر کیا گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ نے افضل البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس ناقابلِ بیان و برداشت کرب سے آشنا کر کے ہمیں ایسے میں صبر کرنے کی مثال قائم فرمادی۔

☆متبادل ماں

اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ وہ حوا کی بیٹی اور بیٹوں کو ایسی ذمہ داریاں سپرد کر کے اس کے درجات اس کے ثواب اور آخرت کی بھلائی کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ یعنی وہ ناز اٹھانے والی..... پیار کرنے والی..... دعائیں دینے والی..... راتوں کو جاگ جاگ کر لوریاں سنانے والی..... ہستی بچھڑ جاتی ہے..... ایسے میں بسا اوقات ماں کا منصب اور فریضہ کسی اور نسائی وجود کو سونپا جاتا ہے تاکہ وہ محروم ہونے والے کو اس کی محرومی کے دکھ سے رہائی دلا سکے۔ اس کی ضروریات' نگہداشت' اور تربیت و پرورش کا بوجھ اٹھا سکے۔ معصوم سے بچے کو شفقت' محبت خلوص' ایثار' اور ممتا کا احساس مہیا کر سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

.....اسے اُمِ محترم کا قائم مقام بنایا جاتا ہے۔ یہی وہ محترم رشتہ ہے جسے اردو زبان میں "سوتیلی ماں" کہتے ہیں۔

سوتیلی اور سوتیلا یہ لفظ ہی ایسا ہے جسے سن کر کسی بھی ذہن میں کبھی اچھا تاثر نہیں ابھرا۔ دنیا کا ہر وہ فرد جسے سوتیلے رشتوں سے سابقہ پڑا' اس کی یہ خواہش ہی رہی کہ کاش لغات میں یہ لفظ ہی نہ ہوتا..... مگر بعض سچائیاں موجود ہیں' انہیں تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ سوتیلے رشتوں کا وجود بھی ایک سچائی ہے اسے تسلیم کرنا ہی چاہئے۔

ہمارے دین کی زبان میں ہر وہ خاتون اُمِ محترم ہے جسے ماں کے برابر کا رشتہ یا عمر حاصل ہو۔ مثلاً: سوتیلی ماں' دادی' نانی' خالہ' پھوپھی' چچی' ممانی' ساس' رضاعی ماں اور ایسی خاتون جو عمر کے ایسے دورِ حیات میں داخل ہو چکی ہو جہاں عورت کے لیے ماں کے محترم رشتہ کے سوا کوئی نام جچتا ہی نہیں۔ عورت کی یہ سب حالتیں بمنزلہ ماں ہیں' قابل احترام ہیں' البتہ والدہ (جننے والی) ہر شخص کی صرف ایک ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں یہ حقیقت اپنی جگہ واضح ہو جاتی ہے کہ حقیقی ماں اپنی اولاد کو جس محبت' شفقت' خلوص اور پیار سے اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ متبادل ماں فطری طور پر ایسا نہیں کر سکتی۔

لیکن اللہ تعالیٰ سے خوشخبری حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے مرحبا لینے کا مقصد جس عورت کے دل میں پیدا ہو جائے' تاریخ گواہ ہے کہ وہ ایسے عظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارنامے سرانجام دیتا ہے کہ عقل حیران ہو کر رہ جاتی ہے۔ چونکہ سوتیلی ماں بھی ماں کی جگہ پر متمکن ہوتی ہے اس لیے وہ ماں ہی کی طرح محترم ہے۔

☆سوتیلا پن اور معاشرے کا کردار

ہمارے معاشرے میں جن بچوں کی مائیں فوت ہو چکی ہوں ان سے لوگ ہمدردی جتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ بچے کے سامنے اس کی ماں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ نیز اس کی سوتیلی ماں پر بھی خیال آرائی کرتے ہیں۔ بچے کے کپڑے میلے ہوں، کسی کام میں مصروف ہو یا ماں ڈانٹ ڈپٹ کر رہی ہو تو کہا جاتا ہے۔ ''بے چارے کی ماں سوتیلی ہے، اپنی تو اپنی ہوتی ہے۔ پرائی کو کیا پڑی ہے۔ اسے تو کام چاہیے''۔

ایسے جملے سن کر بچہ اپنے آپ کو ستم رسیدہ اور بدنصیب سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے دل میں سوتیلی ماں کے خلاف نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ ماں کی ہر اچھی بات کو بھی وہ منفی انداز میں سوچتا ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ لوگ بچے کے سامنے اس کی ماں کا ذکر نہ کریں، نہ اسے یہ یاد دلائیں کہ وہ کسی اور خاتون کا بچہ ہے اور موجودہ خاتون اس کی ماں نہیں، جب کہ اسلام دوسری ماں کو بھی ماں ہی قرار دیتا ہے۔

اس طرح بچہ ہمیشہ اسی ماں کو ماں کی طرح سمجھتا رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اسے بڑے ہو کر پتا چل جائے گا کہ اس کی اپنی ماں مر چکی ہے لیکن اس طرح سوتیلی ماں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے بدگمان نہیں ہوگا۔

☆سوتیلی ماں اور اولاد میں بعد کی وجوہات

بچے کا حقیقی ماں سے خون اور رحم کا تعلق ہوتا ہے لہٰذا اسے کسی ایسے خارجی محرّک کی ضرورت نہیں ہوتی جو ماں اور بچے کے لیے ایک دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرے۔ اس بچہ کا سوتیلی ماں سے کوئی خونی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ ماں سے مانوس ہونے کی بجائے کھنچا کھنچا رہتا ہے۔ خاص طور پر جب وہ یہ دیکھتا ہے وہ تمام امور جن میں اس کی ماں کو اختیار حاصل تھا۔ اب کسی دوسری خاتون کے ہاتھ میں ہے' بچے کے دل میں حسد کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں، وہ لاشعوری طور پر ماں کو ناپسند کرنے لگتا ہے۔ وہ ماں کی ہمدردی کو بھی دشمنی پر محمول کرنے لگتا ہے۔ ادھر قائم مقام ماں کو بھی چونکہ بچے سے کوئی خونی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ بھی اسے غیر ضروری بوجھ تصور کرتی ہے، وہ سمجھتی ہے کہ اس بچے کی وجہ سے میری مصروفیات بڑھ چکی ہیں۔ یہ بچہ میری ذات' میرے گھر' میرے خاندانی تعلقات یا دیگر مشاغل میں ایک رکاوٹ ہے پھر یہ احساس دن بدن پختہ ہوتا جاتا ہے۔ ہمہ وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے بچے کی خامیاں ماں کو کھٹکنے لگتی ہیں۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ:۔

- ☆ بچے کو کام کرنے کی عادت ڈالنے کے لیے اس سے بے تحاشا کام لیا جاتا ہے۔
- ☆ بچے کو تہذیب سکھانے کے نام پر مارا جاتا ہے' بات بات پر ڈانٹا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بچہ باادب ہو اس تذکرے کے ساتھ لوگوں کے سامنے بار بار اس کی غلطیاں دہرائی جاتی ہیں۔

☆ فلاں چیز کھانے سے طبیعت خراب ہو جائے گی اس لئے مختلف کھانے پینے کی اشیاء سے بچے کو دور رکھا جاتا ہے۔

غرض اس طرح کی بہت سی وجوہات پیش کر کے بچے کو ڈانٹا جاتا ہے۔ جن میں سے کچھ یا واقعتاً بھی موجود ہوتی ہیں مگر جب سوتیلی ماں کے اپنے بچے پیدا ہو جاتے ہیں ان پر یہ اصولِ تربیت نافذ نہیں کئے جاتے۔

مندرجہ بالا وجوہات حقیقی ماں کے پاس بھی ہوتی ہیں۔ بسا اوقات وہ سوتیلی ماں سے زیادہ سخت طبیعت واقع ہوتی ہے چونکہ وہ اولاد اور ماں حقیقی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے اور ماں میں سے کوئی بھی محسوس نہیں کرتا...... جیسے جیسے بچے کی عمر بڑھتی جاتی ہے سوتیلی ماں اور اولاد کی چپقلش بھی بڑھتی جاتی ہے۔ ماں اور بچہ دونوں باپ کو مرکزِ شکایات بناتے ہیں...... باپ کے لئے مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہ ساتھ دے تو کس کا؟

ناسمجھ والد اکثر ایک طرف جھک جاتے ہیں، غصہ آنے پر کبھی بیوی پر بگڑ بیٹھے اور کبھی بچوں کو پیٹ ڈالا۔ چونکہ ہمارے یہاں مشترکہ رہائش کا نظام ہے اس لئے اس تصادم میں گھر کے دیگر افراد، دادا' دادی' چچا' چچی' وغیرہ بھی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، اس طرح گھر میں ایک نہ ختم ہونے والا تصادم شروع ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆بہترین سوتیلی مائیں بھی ہیں

معاشرے میں ہمیشہ ہر قسم کے لوگ موجود رہتے ہیں۔ جہاں بہت سی غیر ذمہ دار سوتیلی مائیں ہیں وہاں ایسی سوتیلی مائیں بھی کم نہیں جنہوں نے اپنے حقیقی بچوں پر سوتیلے بچوں کو ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ان کو کبھی حقیقی والدہ کی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ان سے بہترین حسنِ سلوک اور حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہیں'ان سے محبت' شفقت' ایثار' احسان اور پیار کرنے میں فراخی سے کام لیتی ہیں۔

☆بہترین سوتیلی اولاد بھی ہے

اسی طرح ایسی سوتیلی اولاد بھی ہے جس نے اپنی سوتیلی ماں کی عزت، خدمت، ادب، احترام اس انداز سے کیا کہ کوئی یہ بھی نہ جان سکا کہ یہ اولاد سوتیلی ہے یا سگی...... آیئے تھوڑی دیر کے لئے ہم سوتیلے رشتوں کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو بالائے طاق رکھ دیں اور دین اسلام کے معاشرتی وخاندانی روابط کو سامنے رکھ کر اسی موضوع پر بات کریں۔

☆سوتیلی ماں اور اولاد کا سر رشتہ والد

سوتیلی ماں اور اولاد کے درمیان والد بنیادی کردار ہے جو ان دونوں رشتوں کے ظہور کا سبب ہے۔سوتیلے رشتوں کو خوشگوار رکھنے میں والد کافی حد تک اثر انداز ہو سکتا ہے۔کیونکہ اسلام کے عطا کردہ عائلی نظام میں امیر البیت کا منصب والد کے پاس ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہی اہلِ خانہ کے مسائل حل کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اگر اس کے بچے چھوٹے چھوٹے ہوں اور بیوی وفات پا جائے تو اس کے گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ ایسے میں اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اسے کوئی ایسی زوجہ ملے جو اس کے گھر کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ اس کے بچوں کی پرورش بھی کر سکے۔ اگر اس کو بیوی کی بہن، بیوی کی خالہ یا بیوی کی بھانجی بحیثیت زوجہ مل جائے تو یہ اس کے بچوں کے حق میں بہتر رہتا ہے کیونکہ ان رشتوں میں رحم کے قُرب کی وجہ سے محبت و مودت زیادہ ہوتی ہے۔ رسولِ کافۃ اللناس ﷺ نے سچ فرمایا:

الخالة بمنزلة الام۔

''خالہ ماں سی ہوتی ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصلح، ح:۱۲۱۹)

جب سوتیلے بچوں اور ماں کے تعلقات کا جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ جہاں بیوی کا کوئی قریب الرحم رشتہ دوبارہ مرد کے نکاح میں آیا، وہاں سوتیلی ماں اور بچہ کو بہت کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی لختِ جگر رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا۔ اس وقت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بچے بھی تھے۔ جو ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بھانجے بھانجیاں تھے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے غالباً اپنے بچوں کی تربیت ہی کے پیشِ نظر وفات سے قبل علی رضی اللہ عنہ کو تاکید کی تھی کہ میرے بعد میری بھانجی امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لینا۔ تاکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) والدہ کو والد نے طلاق دے دی۔

اگر سوتیلی ماں بخوشی آمادہ نہ ہو یا اس کا رویہ سوتیلی اولاد سے اچھا نہ ہو تو والد کا یہ فرض ہے کہ بچوں اور بیوی دونوں کو مجبور نہ کرے بلکہ اس کا متبادل سوچے مثلاً: اگر ماں کو طلاق دے دی ہے اور ابھی اس نے دوسرا نکاح نہیں کیا تو بلوغت تک ماں کو حق حاصل ہے کہ وہ بچے کی تربیت کرے۔ نبی اکرم ﷺ کے عہد میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کے لئے پناہ، میری چھاتی اس کے لئے مشکیزہ اور میری گود اس کے لئے گہوارہ تھی۔ اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور بچہ مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "جب تک تو دوسرا نکاح نہ کرے بچے کی تو زیادہ حق دار ہے۔

(سنن ابی داود، البانی، الجزاء الثانی۔ رقم الحدیث ۱۹۹۱ بحوالہ نکاح کے مسائل)

معلوم ہوا کہ بچہ کی تربیت کا اولین حق اس کی والدہ ہی کو حاصل ہے۔ اگر والدہ دوسرا نکاح کرلے یا اس میں دین واخلاق کی کوئی ایسی خرابی ہو جو بچے کے بگاڑ کا سبب بن سکتی ہو تو اس صورت میں والد کو اختیار ہے کہ وہ بچے کو اپنے پاس رکھے۔

اگر بچے کی اپنی ماں فوت ہو جائے، دوسرا نکاح کرلے یا باپ کسی وجہ سے ماں کے پاس بچے کو نہ رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا متبادل حل سوچے جس میں سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ بچے کو اس کی کسی رحمی رشتہ کی خاتون کا انتخاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ مثلاً: نانی' خالہ' دادی' پھوپھی' بہن وغیرہ۔ رحم کی وجہ سے ان رشتوں میں بچے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر ایسا بھی نہ سکے تو پھر کسی اچھے اخلاق والی عورت کو بطور آیا رکھا جا سکتا ہے۔

صورت کوئی بھی ہو بچے کے اخراجات کا ذمہ دار والد ہے بلکہ اگر خواہش کا اظہار کرے یا ضرورت مند ہو تو بچے کی طلاق یافتہ ماں کو یا دیگر رشتہ دار پرورش کرنے والی عورت..... کو بھی اجرت دی جا سکتی ہے۔

قرآن پاک میں اس کے بارے حکم موجود ہے:

﴿ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴾

''اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں جو شخص رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہے اور بچے کے باپ پر ان کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے۔ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے۔ اور اسی طرح وارثوں کے ذمہ ہے۔ پس اگر کوئی آپس کی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر تم اپنی اولاد کو کسی اور سے دودھ پلانا چاہو تو کوئی حرج نہیں جب دستور کے مطابق اس کا حق دو، اللہ سے ڈرو اور جان لو اللہ اس چیز سے جو تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے"۔ (البقرۃ-۲۳)

☆سوتیلی ماں کے فرائض

قائم ماں مقام ایک ایسے مرد سے جس کے بچے ابھی ماں کے محتاج ہوں نکاح کر کے بہت بڑا ایثار کرتی ہے۔ وہ ایک بہت بڑی امانت کا بوجھ اٹھاتی ہے، اسے ماں سے محروم بچوں کی نہ صرف تربیت کرنا ہوتی ہے بلکہ انہیں ماں کی محرومی کے احساس سے بھی نجات دلانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے قدم قدم پر بہت سی مشکلات ہوتی ہیں خصوصاً ایسی ماں جس کا یہ پہلا نکاح ہو۔ وہ خود ناتجربہ کار ہوتی ہے۔ خاوند کی طبیعت سے ناواقف ہوتی ہے۔ بچوں کے مزاج سے ناآشنا ہوتی ہے۔ والدین سے جدائی کا دکھ اٹھا کر نئے گھر میں آتی ہے۔ جہاں مشترکہ رہائش ہو وہاں دیگر سسرالی رشتہ داروں کے مزاج کو سمجھنا اور ان سے بھی نباہ کرنا ہوتا ہے۔ اپنی اولاد نہ ہوتے ہوئے بھی وہ ماں بن کر آتی ہے۔ اسے خاوند کے بچوں کو ماں کی سی محبت' شفقت' ایثار اور خلوص مہیا کرنا ہوتا ہے۔ وہ حقیقی ماں تو نہیں بن سکتی لیکن شیریں مزاجی' خندہ روئی' نگہداشت' تربیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ ادا کر کے وہ ان بچوں کا دل جیت سکتی ہے۔ بالفرض اس کا جی نہیں چاہتا تو بھی اسے یہ فرض ادا کرنا ہے کیوں؟

☆ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ماں سے محروم بچے کو جب ماں مل ہی گئی ہے تو اسے اس سے نگہداشت' تربیت' ہمدردی اور پیار ملے۔

☆ انسان کے اپنے تزکیہ نفس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دل نہ چاہتے ہوئے بھی جس منصب پر فائز ہے جو کچھ اس کے ذمہ ہے اسے ادا کرے۔

☆ یہ دنیا دار المکافات ہے۔ کل کو نا معلوم اس کے اپنے ساتھ بھی ویسی ہی صورت پیش آ جائے۔ ہوسکتا ہے اس خاتون کو خود بھی کسی قائم مقام ماں ہی نے پرورش کیا ہو یا پھر اپنے بچے اس حالت میں چھوڑ کر چل چلاؤ ہو جائے۔ اس وقت هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ کے تحت امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بچوں کو اسی طرح کے ہمدرد شفیق اور مہربان ہاتھ مہیا کرے گا۔ جیسے اس نے خود کسی اور بچے کے لئے کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ﴾

اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ اگر وہ چھوڑیں اپنے پیچھے کمزور اولاد تو وہ ڈرتے ہیں ان پر پس چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈریں"۔ (النساء-۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اسی مضمون کی موید نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ:۔

''تم میں سے کوئی تب تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ کسی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

☆ ایک مسلمان کلمہ طیبہ کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا عہد کرتا ہے۔اس عہد کا تقاضا ہے کہ اب وہ چون وچرا کرنے کی بجائے اس کے احکام تسلیم کرے، یہی اس کی دنیوی اور اخروی فلاح کے لئے بہتر ہے۔

بحیثیت ربة البیت عورت کا فرض

عائلی زندگی میں بیوی کی حیثیت ربۃ البیت کی ہے یعنی گھر کی مالکہ۔گھر اس کی ریاست ہے جس کے مالی، خارجی اور اقتصادی معاملات کا سربراہ (قوّام) مرد ہے۔ ربۃ البیت کے ہاتھ میں گھریلو ضروریات کا انتظام اور اس کی منصوبہ بندی کرنا شامل ہے ۔اسے اپنی ریاست کے معاملات کو حسنِ تدبیر، حسنِ انتظام اور حسنِ سلوک سے انجام دینا چاہئے۔چونکہ خاوند کے بچے بھی اس ریاست کے معزز شہری ہیں، اس لئے ان کے حقوق کی نگہداشت کرنا.....ان کی ادائیگی میں خاوند کی معاونت کرنا.....اس کی غفلت پر اسے ترغیب دینا عورت کی ذمہ داری ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بحیثیت راعیہ سوتیلی ماں کی ذمہ داری

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِھَا۔ (صحیح مسلم، بخاری)

خاوند کے گھر کا کوئی بھی فرد ہو‘ اس کے اپنے بچے ہوں‘ سوتیلے بچے ہوں‘ دیگر اقرباء کے بچے ہوں‘ دیگر اقرباء ہوں‘ غلام‘ خادم‘ ملازم‘ مہمان یا جانور ہوں۔ سب کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا اس کا فرض ہے۔ جس میں اس کا خاوند بحیثیت سربراہ (قوام) بدرجہِ اولیٰ شامل ہے۔ میاں اور بیوی دونوں میں سے جو بھی اس میں سستی کرے اسے دوسرے کو احساس دلا کر فرض ادا کرنے میں آمادہ کرنا چاہیے۔

☆ سوتیلے بچوں کے حوالے سے سوتیلی ماں کو مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے

(۱) نگہداشت و پرورش

اگر بچہ بہت چھوٹا ہو۔ ابھی اپنے کام خود کرنے کے قابل نہیں تو اس کے کاموں کا انجام دینا‘ اس کے سلانے‘ خوراک دینے‘ نہلانے دھلانے کا اہتمام کرنا۔

(۲) تربیت

بچے کی اخلاقی اور دینی تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہیے چونکہ ماں نگران ہے لہٰذا ماں بچے کو وقت پر نماز ادا کرنے‘ ہر کام کو اسلامی طریقے کے مطابق انجام دینے کا پابند بنائے۔ زبان کی حفاظت کرنے اور اسے برے الفاظ سے دور رکھنے کی کوشش کرے۔ بچے کو بری مجلس سے بچائے۔ خراب کھیلوں سے دور رکھے اور صحت مند کی کھیل کی جانب راہنمائی کی کوشش کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) صحت

بچے کے لئے خوراک کی فراہمی والد کا ذمہ ہے۔ چونکہ اسے کھلانے اور تیار کرنے کا کام مائیں ہی کرتی ہیں۔ اس لئے ماں کی یہ کوشش ہونی چاہئے۔ کہ بچہ کو مالی حیثیت کے مطابق اچھی غذا مہیا کرے۔ بچے کو نہانے' ناخن کاٹنے' بال بنانے اور طہارت کرنے کا طریقہ سکھائے۔

(۴) لباس

یہ ذمہ داری بھی بنیادی طور پر والد کی ہے۔ اس سلسلے میں والد کو مشورہ دے اور ایسا لباس منتخب کرے جو بچے کو گرمی اور سردی سے محفوظ رکھنے کے علاوہ اس کے جسم پر مناسب لگتا ہو۔ لباس اسلامی آداب کے مطابق منتخب کرے۔ اس پر ہندو' عیسائی' یہودی' یا دیگر غیر مسلم اقوام کے مذہبی شعائر کی تصاویر نہ ہوں اور ستر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔

(۵) تعلیم

یہ بنیادی طور پر والد کی ذمہ داری ہے۔ ماں اس سلسلے میں باپ کی معاونت کرے، اسے ترغیب دے کہ وہ تمام بچوں کو یکساں تعلیم دلوائے۔ اگر کوئی بچہ افتادِ طبع کی وجہ سے پیچھے رہ جائے تو علیحدہ بات ہے۔ کوشش سب کے لئے ایک سی ہونی چاہئے۔ کاغذ' قلم' کاپی' کتاب' فیس غرض تعلیمی ضروریات پورا کرنے میں والد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاونت کرے۔

(۶) علاج

یہ بھی بنیادی طور پر والد کی ذمہ داری ہے لیکن ماں چونکہ نگران ہے، وہ بہتر سمجھتی ہے کہ بچے کو کون سی تکلیف ہے لہٰذا وہ والد کو بروقت آگاہ کرے اور علاج کرنے میں والد کی معاونت کرے۔ بیماری میں ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے بچے سے اظہارِ ہمدردی کرے۔

(۷) تفریح

کھیلنا بچوں کا حق ہے۔ بچہ چھوٹی عمر میں صرف کھیلتا ہے۔ پھر جیسے جیسے بڑا ہوتا جاتا ہے اسے اس کی عمر اور سمجھ کے مطابق کاموں کی طرف مائل کرنا چاہیئے۔ ماں کو چاہیئے کہ بچے کو تفریح کا موقع مہیا کرے۔ ساتھ ساتھ کام کرنے کی بھی عادت ڈالے لیکن ضرورت سے زیادہ یا اس کی عمر سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہ ڈالے ورنہ یہ زیادتی ہوگی۔ بچے کو مناسب حد تک اپنے دوست یا سہیلیوں سے ملنے ملانے کا موقع دے۔ اسے اچھے مطالعے کی طرف راغب کرے۔

(۸) بچے کی ملکیت کا تحفظ

اسلام میں ہر فرد اپنی ملکیت پر تصرف کا حق رکھتا ہے اگر وہ کم سن یا کم عقل ہو تو اس کے نگران اور مربی کو اس کی ملکیت امانتاً رکھنی چاہیئے اور اس کے باشعور ہونے پر اسے

واپس کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کی ملکیت کیا ہے؟

جو کچھ بچے کو اپنی ماں کی وراثت سے ملے بچے کی ملکیت ہے۔ ہمارے یہاں پہلی بیوی کی چھوڑی ہوئی جائیداد زیور مہر جہیز وغیرہ سب اسی گھر میں رہتے ہیں جو ساس، جیٹھانیاں، نندیں یا آنے والی دوسری بیوی کے زیر استعمال رہتی ہیں حالانکہ یہ سب مرنے والی کا ترکہ ہے اس ترکہ میں بچے کا بھی حق ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾

"اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ ہے"۔ (النساء ۱۱)

اس کے مطابق سوتیلی ماں کو چاہئے کہ اگر شوہر نے پہلی بیوی کے ترکے کو تقسیم نہیں کیا تو اسے شریعت کے مطابق تقسیم کرے۔ بچے کو جو حصہ ملے اسے حفاظت سے رکھے تاکہ بڑا ہونے پر اسے لوٹا سکے۔ بچے کو اس کے ننھیال یا دیگر اقرباء جو کچھ خاص اسی کے لئے دیں وہ بچے ہی کا حق ہے البتہ ہمارے ہاں جو عرف ہے کہ جو مہمان آئے وہ بچے کو کچھ نہ کچھ دے، اسے سوتیلی ماں تصرف میں لا سکتی ہے۔

(۹) دس سال کی عمر پر

بچے کو استیذان کے اصول سکھائے جائیں۔ حیا سے روشناس کرایا جائے۔ لڑکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اگر الگ کمرے کا انتظام ہو جائے تو یہ سب سے بہتر ہے کیونکہ دس سال کے بعد بچے باشعور ہونا شروع ہو جاتے ہیں...... اگر اللہ نہ کرے انہیں سوتیلی ماں کے رویے سے کوئی شکایت ہو یا طبعی طور پر اسے ناپسند کرتے ہوں..... تو اس عمر میں وہ بغاوت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جو خطرناک صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ لہذا الگ کمرے یا رہائش کا انتظام کرنے سے اس پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

(۱۰) سوتیلے بچوں کو اپنے بچوں سے مانوس رکھنا

سوتیلی ماں کی یہ سب سے اہم ذمہ داری ہے کیونکہ اپنے بچوں کی بھاگ ڈور مکمل طور پر اس کے ہاتھ ہوتی ہے۔ وہ چاہے تو اپنے بچوں کے دل میں سوتیلے بہن بھائیوں کے لئے پیار، محبت، ہمدردی، ایثار، خلوص اور شفقت کے جذبات کو ابھار سکتی ہے۔ چاہے تو انہیں ایک دوسرے سے ایسا متنفر کرے کہ زندگی بھر ایک دوسرے سے دور رہیں۔

ماں کو اپنے بچوں کی تربیت اس انداز سے کرنا چاہئے کہ وہ اپنے یا سوتیلے بہن بھائیوں میں کوئی بعد یا فرق محسوس نہ کریں۔ ان کو ہمیشہ یہ احساس دلائے کہ یہ ان کے بہن بھائی ہیں اور ان کے ان پر کچھ حقوق و فرائض ہیں۔ بچوں کو مل کر کھانے، مل کر کھیلنے، مل کر پڑھنے کی ترغیب دے۔ اگر ان میں جھگڑا ہو جائے تو اسے خوش اسلوبی سے ختم کرا دے۔ اپنے بچوں کی بے جا حمایت سے گریز کرے۔ انہیں آپس میں محبت پیدا کرنے کے نبوی اصول سکھائے۔ مثلاً: سلام میں پہل کرنا، مل کر کھانا، باہم تحائف لینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا، اپنی ضرورت پر دوسرے بہن بھائی کی ضرورت کو ترجیح دینا، لکھنے پڑھنے اور دیگر امور میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانا۔ بہن بھائی کی غلطی کا معاف کردینا وغیرہ۔

(۱۱) احساسِ امانت

بچہ ماں کے پاس ایک امانت ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ بچے کی ہر طرح سے حفاظت کرے، اس کے اخلاق، اس کی صحت، اس کی ملکیت اس کے وقت کو ضائع ہونے سے بچائے۔ اسے آخرت کے عذاب سے بچانے کے لئے اسے دینی آداب سے آراستہ کرے۔ حکم ربانی ہے:۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾

"اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ" (التحریم۔۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! منافق کی تین علامتیں ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے...... بچے کی ایک امانت کے طور پر پرورش کرے۔

(۱۲) شفقت

بچے کو شفقت دینا اس کا حق ہے۔ لہٰذا ماں کی کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ بچے سے محبت و شفقت سے پیش آئے۔ اس کو ڈانٹے کم اور پیار زیادہ کرے۔ اچھے کام پر اس کی حوصلہ افزائی کرے۔ اس کی اچھائیوں کا تذکرہ کرے۔ اپنے بچوں کی طرح سوتیلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں سے بھی حسنِ سلوک سے پیش آئے۔

(۱۳) نکاح

• والد کا فرض ہے کہ بچے کا بلوغ کے بعد نکاح کر دے۔ ماں کو پوری خیر خواہی سے اس معاملے میں والد کی معاونت کرنا چاہیے اور ارشادِ نبی ﷺ کے مطابق جس شخص میں اخلاق اور دین کی خوبی دیکھے اس کو ترجیح دے۔

(۱۴) مساوات

تمام اولاد میں برابری کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ مال، لباس، رہائش، خوراک، تعلیم، شفقت و محبت، تفریح کے مواقع مہیا کرنا، کام کرانا غرض ہر معاملے میں تمام اولاد میں برابری کرنا چاہیے۔ بیٹے بیٹیوں، سوتیلے اور سگے میں فرق کرنا ہرگز درست نہیں۔ بعض مائیں والد کو مجبور کر کے اپنی اولاد کو کچھ مراعات دلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ ایسا کرنا ظلم ہے۔ حدیث ہے کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے ان کے والد سے اصرار کیا کہ وہ ایک غلام ان کے بیٹے کو ہبہ کر دیں۔ بشیر نے اقرار کر لیا۔ وہ کہنے لگیں "اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ کرو"۔ بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا "میں نے یہ غلام اپنے بیٹے نعمان کو ہبہ کر دیا ہے آپ ﷺ گواہ رہیے گا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "کیا دوسرے بچوں کو بھی ایک ایک غلام ہبہ کیا ہے؟ عرض کیا، نہیں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تو میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا"۔ (بخاری۔ مسلم، کتاب الہبہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) چند نفسیاتی احتیاطیں

بچوں کی غلطی کا تذکرہ کسی دوسرے فرد کے سامنے نہ کرے۔اس طرح بچوں میں ضد اور بغاوت پیدا ہوتی ہے۔بچوں کے باپ کے سامنے بھی ان کی غلطیوں کا تذکرہ کرنے سے گریز کرے۔ان کی غلطیوں کو مناسب طریقہ سے از خود دور کرنے کی کوشش کرے۔بالفرض قابو نہ پایا جا سکے تو پوری خیر خواہی سے والد کے سامنے معاملہ پیش کرے۔

المختصر

سوتیلی ماں یا ایسی خاتون جس کے پاس بن ماں کے بچے پرورش پا رہے ہیں، اسے قرآن پاک اور احادیث میں دیئے گئے وہ تمام احکام مدنظر رکھنے چاہییں جو یتیم بچوں کے متعلق ہیں کیونکہ باپ سے محروم بچوں کی طرح ہی ماں سے محروم بچوں کا معاملہ اور نوعیت ہے۔

بہترین سوتیلی ماں کی صفات

اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات ہے' خالقِ موت وحیات ہے' خالقِ جذبات واحساسات ہے' اسے خوب معلوم ہے کہ انسانوں میں خونی رشتے اور اجنبی رشتے میں کتنا فرق ہوتا ہے۔خونی تعلق کے لئے محرک کی کوئی ضرورت نہیں' خون بذاتِ خود محرک ہے جو ایک بچے کے لئے ماں کے دل میں محبت' شفقت' ہمدردی' ایثار' اور خلوص کے جذبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجزن کرتا ہے...... لیکن ایک ایسی خاتون جو نہ بچے کی باروری کے دور سے گزری' نہ اسے جننے کی تکلیف برداشت کی' نہ اپنے خون سے اس کے جسم کی آبیاری کی، اس کے قلبی جذبات واحساسات میں بچے کے لئے محبت' ہمدردی' ایثار اور خلوص کہاں سے آئے گا۔ یہی وہ سوال ہے جس کا جواب ہم نے قرآن حکیم اور تعلیماتِ رسول ﷺ سے تلاش کرنا ہے۔

ایک مسلمان کی سب سے بڑی صفت تقویٰ ہے۔ تقویٰ وہ صفت ہے جو انسان کو اس کی کاملیت تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔ تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ آدمی ظاہر اور پوشیدہ...... چھوٹے اور بڑے...... ہر کام میں...... ہر وقت...... ہر فرد کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے یہ خوف پیشِ نظر رکھے کہ کہیں مجھ سے میرا اللہ ناراض نہ ہو جائے۔ اس احساس سے لبریز بے شک ایسی مائیں بھی ہیں جو سوتیلے بچے کو اپنے لئے ایک امانت' ایک فرض' ایک امتحان سمجھتی ہیں۔ ان کی سرتوڑ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس امتحان میں بہترین نمبر لے کر پاس ہوں۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنی ممتا کی صفات کو آخری درجہ پر لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔ یقین جانئے ایسی مائیں دنیا میں موجود ہیں۔

امہات المومنین بحیثیت سوتیلی مائیں

بہترین ماں بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا بھر میں سب سے بہترین' سب سے اعلیٰ' سب سے معیاری سوتیلی ماؤں کے دورِ اقدس پر دستک دیں۔ ان کے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھانک کر گہرائی سے مطالعہ کریں کہ کس طرح انہوں نے اپنی اولاد کے ساتھ حسنِ سلوک' محبت' شفقت اخلاص اور ایثار کا مظاہرہ کیا۔

رحمۃ للعالمین نبی الکریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔ اس وقت ان کی چار بیٹیاں تھیں۔ جن میں سے صرف ایک ابو العاص رضی اللہ عنہ کی زوجہ بن چکی تھیں۔ جب کہ تین بیٹیاں مختلف عمر کی موجود تھیں...... فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا ان سب سے چھوٹی تھیں...... انہیں ماں کی زیادہ ضرورت تھی۔ رسولِ دانش وحکمت ﷺ نے سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ جو سابقون کے مبارک قافلے کی ایک رکن تھیں، یقیناً ان کے پاس خلوص' ایثار' محبت' شفقت کی انمٹ دولت تھی، انہوں نے رحمۃ للعالمین ﷺ کی صاحبزادیوں...... یعنی اپنی سوتیلی بیٹیوں کی پرورش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ نبی الاولین وآخرین ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو بعد ازاں آپ ﷺ نے ابو رافع اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو مکہ بھیجا تاکہ وہ آپ ﷺ کے اہلِ بیت کو ہمراہ لے آئیں۔ سودہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں اُمِ کلثوم' فاطمہ...... سب کا قافلہ چلا اور مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ (وفاء الوفا للسمہودی)

رسولِ علم وحکمت ﷺ اس حکمت سے خوب واقف تھے کہ دس سال کے بعد بچے کی خوابگاہ الگ کر دینا چاہیے...... چنانچہ آپ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لئے گھر بھی بنائے۔ اس وقت دو زوجہ محترمہ تھیں سودہ رضی اللہ عنہا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا۔ علاوہ ازیں ایک گھر اپنی دونوں بیٹیوں کے لیئے بھی بنایا، گونگہداشت کا فریضہ اب بھی سودہ رضی اللہ عنہا ہی کے سپرد تھا لیکن رہائش یا کمرہ دونوں بہنوں کا والدہ سے الگ تھا...... اس کے بعد دیگر امہات المومنین آتی گئیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کی ماؤں میں اضافہ ہوتا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فاطمہ سے اس قدر پیار تھا۔ اتنا حسنِ تعلق تھا کہ دونوں کے گھروں کے درمیان ایک کھڑکی کھلتی تھی، جب جی چاہتا اس کے ذریعے ایک دوسرے کی خیر خبر دریافت کر لیتیں۔ (وفاء الوفا للسمہودی)

زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی امامہ تو اکثر ننھیال ہی کے گھر میں رہتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین میں سے جس گھر میں ہوتے وہ پہنچ جاتیں۔ رقیہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بچے بھی اکثر ان کے گھروں میں آتے جاتے رہتے تھے۔ یہ آمد ورفت ظاہر ہے امہات المومنین جو فاطمہ ورقیہ رضی اللہ عنہن کی سوتیلی مائیں تھیں، انہی کے پیار، محبت اور شفقت کے باعث تھی

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کی فاطمہ سے بے تکلفی کا یہ عالم تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کوئی بات کہی تھی...... انہوں نے وفات کے فوراً بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی اُمِ محترم کو بتادی۔

(صحیح بخاری، کتاب الاستیذان)

فاطمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عمر میں چھوٹی تھیں اور چھوٹا بچہ والدین کا لاڈلا ہوتا ہے، شاید اسی باعث امہات المومنین اپنی اہم سفارشات کے لیئے انہیں ہی وکیل بنا کر بارگاہِ رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھیجتیں۔

جب ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر کے بعد ام المومنین کے منصب پر فائز ہو کر مدینہ منورہ میں اپنے بیت التلاوت میں اتریں.....خواتین صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے آئیں..... فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی بڑی چادر اوڑھی اور اپنی ام محترم کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئیں..... ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا نے محبت اور خلوص کا اظہار یوں فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی کلائی سے سونے کی چوڑیاں اتار کر کو پہنا دیں۔

ہم امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے اپنی سوتیلی اولاد سے اس حسنِ سلوک کی بنا پر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سوتیلی ماں کو اپنی اولاد کے لئے کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے خصوصاً اس صورت میں کہ جب وہ ابھی کم سن بھی ہو۔

اچھی ماں بننے کے لئے چند تدابیر

ہر حقیقی ماں اچھی ہی ہوتی ہے جس کی وجہ رحم اور خون کا تعلق ہے البتہ ہر غیر حقیقی ماں اچھی ماں نہیں ہوتی۔ اقصائے عالم میں یہی مشہور ہے اور تجربہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ ایک بہترین ماں بننے کے لئے مندرجہ ذیل امور معاون ہو سکتے ہیں۔ اپنے اپنے حالات و واقعات کے بعد ان میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

☆ ماں کو چاہئے کہ وہ بچہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو حقیقت سے قریب تر کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بچے کو ہر ممکن مارنے پیٹنے سے گریز کرے یوں تو کسی بھی بچے کو مارنا مستحسن نہیں لیکن سوتیلے بچوں پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے۔

☆ بچے سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے یہ محسوس کرائے بغیر کہ اس سے غلطی ہوئی ہے اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب واقعہ گیا گزرا ہو جائے تو پھر بچے کو مناسب طریقے سے سمجھا دیا جائے۔

☆ بچے سے کوئی نقصان ہو جائے تو اس پر بگڑنے کی بجائے تحمل سے کام لے۔نفع و نقصان کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا بچے پر بگڑنے کی بجائے اللہ سے اس کا بدل طلب کرے۔

☆ بچوں سے محبت کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ انہیں وقتاً فوقتاً حسبِ استطاعت چھوٹے موٹے تحائف یا انعامات دیے جائیں۔

☆ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔

الله رفيق يحب الرفق ويعطى على الرفق ما لا يعطى على العنف۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہے وہ نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ چیز دیتا ہے جو وہ سختی پر نہیں دیتا"۔(صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ)

لہٰذا بچوں کے ساتھ رفق (نرمی) کا برتاؤ کرنے سے ان کے دلوں میں ماں اپنی محبت پیدا کر سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر کوئی سوتیلا بچہ شیر خوار ہو...... اور ماں اس حالت میں ہو کہ بچہ کی رضاعت خود کر سکے تو یہ اس کے اور بچے کے حق میں بہتر ہے۔ اس طرح ماں اپنے بچے کے جسم میں اپنے خونی اجزا شامل کر کے اس سے مزید قربت پیدا کر سکتی ہے۔

ایثار کا ایک اور پہلو

بسا اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ والد کے معاشی حالات ساز گار نہیں ہوتے لیکن بیوی صاحبِ حیثیت ہوتی ہے اس صورت میں اگر وہ خاوند اور اس کی اولاد (سگی ہو یا سوتیلی) پر خرچ کرے تو یہ اس کے لئے دوہرے اجر کا باعث ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تنگ دست تھے۔ ان کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے کما تیں اور اسے اپنے خاوند اور بچوں پر خرچ کر دیتیں...... ایک روز وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور اس کے بارے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے لئے یہ دوہرے اجر کا باعث ہے۔ ایک قرابت پر خرچ کرنے کا' دوسرا صدقہ کرنے کا''۔

(صحیح مسلم، بخاری، کتاب الزکات)

گو سوتیلی اولاد پر یا سگی اولاد پر بھی خرچ کرنا یا ان کی کفالت کرنا ماں کی ذمہ داری نہیں بلکہ باپ یا دیگر سر پرستوں کی ذمہ داری ہے لیکن اگر عورت ایسا رضا کارانہ کرتی ہے تو اس کے لئے یہ دوہرے اجر کا باعث ہے۔

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ والد وفات پا گیا۔ اس کی پہلی بیوی سے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد تھی۔ وہ بے سہارا رہ گئے اور سوتیلے یا سگے سب بچے ماں کے زیر کفالت آ گئے۔ ایسے میں اگر سوتیلی ماں ان بچوں کی کفالت کرے تو یہ اس کے لئے یقیناً اجر کا باعث ہے۔

☆ اکثر مائیں ایسی بھی ہیں جو تنگ دستی کے باوجود سوتیلی اولاد پر خرچ کرنے کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتی ہیں۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے بچوں پر اجنبی مہمان کو ترجیح دی تو اللہ تعالی نے فرمایا:۔

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

''اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ وہ خود تنگی میں ہوں''۔

(الحشر-۹)

بعینہ یہی صورت حال ایسی ماؤں کو پیش آتی ہے اور وہ اسی قسم کے ایثار کا مظاہرہ کر کے خود کو اس آیت کے موصوفین میں شامل کر لیتی ہیں۔

سوتیلی اولاد کی ذمہ داریاں

زندگی ایک معاملہ ہے کبھی لینے کا اور کبھی دینے کا۔ ایک وقت ہوتا ہے کہ حقوق ادا کیے جاتے ہیں اور پھر ان کی واپسی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اولاد کو والدین پالتے پوستے ہیں۔ ان کی پرورش، تربیت، تعلیم، صحت اور ادب و تہذیب سکھانے کے لئے ہمہ وقت کوشش کرتے ہیں...... اور پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس پر والدین کے حقوق ادا کرنا فرض ہوجاتا ہے۔ اولاد جب بچپن کے مراحل میں ہوتی ہے اس پر والدین کے حقوق برائے نام ہوتے ہیں جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی جاتی ہے اس پر والدین کی اطاعت' خدمت اور احترام کی ذمہ داریاں بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ والدین سوتیلے ہوں یا سگے۔ والدین کے والدین (دادا' نانا' دادی' نانی) ہوں یا رضاعی والدین، پھوپھی، خالہ' چچا، ماموں سب والدین کی صف میں شامل ہیں اور سب کی عزت وخدمت اور احترام کرنا فرض ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ان میں سے جو جتنا قریبی ہے اس کا حقِ خدمت وادب اتنا ہی زیادہ ہے لہٰذا زیادہ قریبی پر دور والے کو ترجیح نہیں دینا چاہئے۔

سوتیلی ماں بھی والدین میں سے ہے اور اس کی خدمت' اطاعت اور احترام کرنا فرض ہے جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(ا) وہ ماں کی قائم مقام ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں خالی جگہ کو پر کرنے کے لئے جب وہاں کوئی دوسری چیز رکھی جاتی ہے تو اس کو وہی حقوق، وہی مراعات، وہی مقام، وہی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے جن رشتوں کو محرم قرار دیا ہے ان میں اس کے اپنے سگے بیٹوں کے علاوہ اس کے خاوند کے بیٹے بھی شامل ہیں۔ چنانچہ سوتیلی ماں کی خدمت واطاعت سوتیلی اولاد پر فرض ہے۔ اسلام اپنے متبعین سے یہی تقاضا کرتا ہے دل مانے یا نہ مانے' فطری داعیہ ہو یا نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اگر سوتیلی ماں اس دور میں آتی ہے جب بچے تھے ہی چھوٹے تو یہ اس کا بدرجہ اولیٰ حق ہے چونکہ یہ اس اولاد کی مربیہ ہے۔

(۳) اگر بحیثیت مربیہ پرورش نہ بھی کی ہو تو بھی والد کی منکوحہ ہونے کی وجہ سے وہ احسان کی مستحق ہے۔

(۴) جب رضاعت سے عورت پر ماں کے احکام مرتب ہو جاتے ہیں تو پھر والد کی منکوحہ کے حوالے سے حقِ خدمت واحسان عائد ہونا ہی چاہئے۔

(۵) ''محبت کی قدر کرنا محبت کی علامت ہے'' ماں باپ کے احباب سے بھی حسنِ سلوک کی تاکید کی گئی ہے پھر باپ کی شریکِ حیات کو یہ حق حاصل کیوں نہ ہو۔

سوتیلی ماں نے اپنا منصب سنبھالنے کے بعد اولاد سے کیسا سلوک کیا؟ اولاد کو یہ سوال نظر انداز کر کے صرف اس نکتے پر اپنی توجہ مرکوز کرنا چاہئے کہ یہ ہماری والدہ کی قائم مقام ہے۔ ہمارے محترم والد کی زوجہ ہے۔ ہمیں اس نے پرورش کیا، بالفرض نہیں بھی کیا تو بھی وہ حسنِ سلوک، خدمت اور احترام کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کو والدین کے بارے حکم دیا۔

﴿لَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا﴾

''پس تم ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو ڈانٹو۔'' (بنی اسرائیل ۲۳)

☆ مختلف حالات میں سوتیلی ماں کے ساتھ احترام و خدمت کی ادائیگی بھی مختلف انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کر سکتی ہے۔

(۱) بعض اوقات اپنی والدہ بھی بقید حیات ہوتی ہے اور سوتیلی ماں بھی موجود ہوتی ہے، اس صورت میں دونوں کے حقوق ادا کرنا فرض ہے البتہ حقیقی والدہ کو ترجیح اس صورت میں دی جائے گی جب کہ دونوں میں سے ایک کی بات' خدمت یا حسنِ سلوک کو اختیار کرنے کا معاملہ ہو۔

(۲) بعض اوقات حقیقی والدہ سوتیلی ماں سے حسنِ سلوک کرنے میں آڑے آتی ہے ایسی صورت میں حکمت اور تدبر کے ساتھ حقیقی والدہ کو سمجھایا جا سکتا ہے۔

(۳) اگر والدہ نہ سمجھے تو اسے خبر کیے بغیر سوتیلی ماں سے حتی الامکان حسنِ سلوک کیا جائے۔

(۴) بعض حالات میں سوتیلی ماں کا سوائے سوتیلی اولاد کے اور کوئی ہوتا ہی نہیں۔ اس صورت میں تمام ذمہ داری سوتیلی اولاد پر آجاتی ہے۔ سوتیلی ماں سے حسنِ سلوک کرنا' حسنِ اخلاق سے پیش آنا' اس کی خدمت کرنا' اس کی کفالت کی ذمہ داری لینا' اس کی ضروریات پوری کرنا سوتیلی اولاد کا فرض ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتیلی ماں کے حقوق

☆احترام

چونکہ ماں کی قائم مقام ہے اس لئے اس کا احترام کرنا چاہئے' ہمارے دین میں ہر وہ عورت جو ماں کے برابر ہو باعثِ تعظیم ہے۔ پھر جب وہ ہو بھی ماں کی جگہ تو...... یقیناً اس کا استحقاق زیادہ ہے۔ رسول ﷺ عمر بھر اپنی رضاعی والدہ کی تعظیم کرتے رہے۔ ایک بار وہ آپ سے ملنے مدینہ منورہ آئیں تو آپ ﷺ ان کے لئے اٹھے، اپنی چادر بچھا کر بٹھایا، ان کی باتیں توجہ' محبت اور احترام سے سنیں اور ان کو احترام کے ساتھ رخصت فرمایا۔ (سنن ابی داؤد)

ایک بار ابنِ عمر کہیں جا رہے تھے۔ انہیں اثنائے راہ ایک بدو ملا۔ آپ کے سر پر ایک قیمتی عمامہ تھا۔ آپ نے وہ عمامہ اتار کر بدو کو پہنا دیا۔ ایک صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے کہا اگر آپ بدو کو کوئی کم قیمت بھی چیز دے دیتے تو وہ خوش ہو جاتا۔ آپ نے کہا یہ بدو میرے والد کا دوست تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ)

☆خدمت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ﴾ (بنی اسرائیل ۲۴)

''اور جھکا دے ان دونوں کے لئے نرمی کا بازو شفقت سے''۔

اس لحاظ سے سوتیلی ماں بھی اس میں شامل ہے اور اس کا حق ہے کہ اس کی خدمت کی جائے۔ خدمت سے مراد ہے کسی کا ایسا کام انجام دینا جو بغیر کسی جسمانی مشقت کے نہ ہو سکتا ہو۔ اولاد کے لئے والدین بہت زیادہ جسمانی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اولاد کا فرض ہے کہ وہ بھی ان کے بدلے میں ان کی خدمت انجام دے۔

☆ عطایا اور ہدیہ

سوتیلی ماں اگر اپنے ہی زیر کفالت ہو تو اس کی تمام ضروریات پورا کرنا فرض ہے بالفرض وہ اپنے زوج یا اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی کے پاس ہو تو اسے عطایا اور تحائف دینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی رضاعی والدہ اور رضاعی بہنوں کو تحائف دیتے تھے۔ اُمِّ ایمن جنہوں نے آپ ﷺ کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔ ان کو بھی آپ ﷺ تحائف سے نوازتے رہتے۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک بار انہوں نے آپ ﷺ سے اونٹ مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا ابھی اونٹ کا بچہ دیتے ہیں'' گھبرا کر بولیں ''بچہ لے کر میں کیا کروں گی''۔ مجھے تو اونٹ چاہئے''۔ آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا ''اونٹ ہی ملے گا ہر اونٹ اونٹ کا بچہ ہی تو ہوتا ہے..... جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے تو اس وقت مہاجرین کی مالی حالت کمزور تھی۔ انصار نے مہاجرین کے لئے اپنا گھریلو سامان، مکانات، باغات، زمینیں تک دے دیں۔ آپ ﷺ نے ام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمن کو بھی انصار کے کھجور کے درخت عطا فرمائے۔ جب خیبر فتح ہوا تو انصار کے دیے ہوئے باغ اور کھیت واپس فرما دیئے۔ جب ام ایمن کو دیا ہوا باغ واپس کرنے لگے تو انہیں ناگوار گزرا۔ چنانچہ ان کو آپ ﷺ نے اپنی طرف سے کھجور کے درخت عطا کیے۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب گود کھلانے والی عورت پر آپ ﷺ نے عطایا کا سلسلہ جاری رکھا تو پھر سوتیلی والدہ اس سے کہیں زیادہ مستحق ہے۔

☆ کفالت

اگر سوتیلی ماں کی کفالت کے لئے کوئی اور معقول انتظام نہ ہو تو اس کی کفالت کرنا چاہیے۔ اس کی تمام مالی ضروریات پوری کی جائیں۔ سوتیلی ماں کی پسند کو مدنظر رکھ کر۔

☆ احسان

سوتیلی ماں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا چاہیے۔ اگر بالفرض اس نے بچپن میں اچھا سلوک نہ بھی کیا ہو تو اس کے محترم رشتے کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے ساتھ احسان کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے تو غزوہ بنو ہوازن کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ صرف اس لئے کہ ان کا تعلق ان کے رضاعی قبیلے سے تھا۔ (سیرت الرحیق المختوم)

☆ دعا

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:۔

﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۴)

والدین کے لئے دعا کرنا اولاد کا فرض ہے۔ اس دعا سے سوتیلی ماں کو بھی اس کا حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچانا چاہئے۔اس کے احسان' شفقت' محبت کو یاد کر کے اس کے لئے دعائے خیر کرنا چاہئے۔

☆اعترافِ احسان

اعترافِ احسان کرنا بھی احترام ومحبت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔بالفرض ماں نے احسانات نہیں بھی کئے تو بھی اس کا ذکر ادب واحترام سے کرنا فرض ہے ۔

☆ماں کے اقرباء سے محبت اور سلوک

سوتیلے بہن بھائیوں سے حسنِ سلوک کرنا' ان کی مدد کرنا' ان کو تحفے تحائف بھیجنا' ان کی ضروریات کا خیال رکھنا' اگر تنگدست ہوں تو مالی مدد کرنا' فرض ہے۔اسی طرح سوتیلی ماں کے دیگر اقرباء سے بھی حسنِ سلوک کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

دنیا میں کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی پیش نظر رکھتے ہیں۔ان کا مقصدِ زندگی صرف رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ان کے نفع ونقصان کا پیمانہ دنیاوی حالات وواقعات نہیں بلکہ اسلام کا عظیم اخلاق ہوتا ہے۔ایمان کا وہ اعلیٰ درجہ ہوتا ہے جو ایک بندے کو عبادت کا حسن اور معراج عطا کرتا ہے۔جب انسان حسنِ عبادت کا خواہش مند ہو جائے تو پھر اس کے ایمان' اخلاق' اور اعمال کی دنیا ہی بدل جاتی ہے۔وہ ہر مرحلے پر خیر' احسان' مروت' تحمل' صداقت' عدل' باہمی اخوت' اور ایثار کا مظاہرہ کرتا ہے۔

سوتیلی ماں کے ساتھ معاملات میں حسنِ عبدیت کیسے حاصل کیا جائے یہی سوال اس وقت پیشِ نظر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل کچھ حالات ایسے ہیں کہ جب تک ان سے سابقہ پیش نہ آئے آدمی یہ حتمی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ ان کو عملی طور پر کیسے کیا جا سکتا ہے۔ جس شخص کو رضائے الٰہی کے حصول کی خواہش ہوتی ہے اسے اس کے حصول کے لیے مختلف تدبیریں اللہ تعالیٰ خود ہی سمجھا دیتے ہیں۔

سوتیلی ماں کے حوالے سے حسنِ عبادت اور احسان کے لئے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سوتیلی ماں کو اپنے حسنِ سلوک' خدمت اور ادب واحترام کے ذریعے اس احساس سے نکالا جائے کہ یہ اس کی حقیقی اولاد نہیں اس لئے ان سے خدمت و احسان کی توقع رکھنا ہی بے کار ہے۔

بے شک حقیقی والدین کے ساتھ پیار' ایثار' خدمت' احترام' اور احسان کرنا فطری تقاضا ہے کیونکہ اولاد والدین ہی کے جسم کا ایک حصہ ہوتی ہے لیکن سوتیلی ماں کے لئے ان جذبات واحساسات کو اپنے اندر ابھارنا خاصا مشکل کام ہے۔ اس کے لئے مسلسل عمل کی ضرورت ہوتی ہے' مسلسل کوشش درکار ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ جب داعیہ اللہ کی رضا ٹھہرے تو پھر اپنے آپ کو آمادہ کرنا چنداں مشکل نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر معاملے میں تقویٰ واحسان کی صفات عطا کرے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا دوا شفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین ...... توحید و رسالت
شہادت کی الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس و رباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار

منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بھنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل و تکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر و حجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجہ النبی ﷺ
نکاح کوئز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دو خط
اور شطو نگڑو ہار گیا
تین حروف

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ